شش عید کے روزے مسلمانوں

کا تمام اختلاف اٹھا دیتے ہیں

حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی ؒ

اس عنوان کو پڑھ کر بہت ممکن ہے آپ کو تعجب ہوا ہو۔لیکن جب اس پورے مضمون کو آپ پڑھ لیں گے تو آپ کا تعجب دور ہو جائے گا اور آپ قطعاً اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے جس پر پہنچ کر میں نے اس عنوان کو قائم کیا ہے۔مسائل کا اختلاف اور چیز ہے اور گروہ بندی اور چیز ہے۔آپ سلف صالحین کے زمانے پر نظر ڈالیے گو ان میں مسائل کا جزوی اختلاف آپ کو نظر آئے گا۔لیکن فرقہ بندی کی مکروہ صورت آپ کو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گی۔سلف صالحین کے زمانے گزر جانے کے چوتھی صدی میں مسلمانوں میں فرقہ بندی قائم ہوئی جدا جدا گروہ قائم ہوگئے اور ہر ایک نے دوسرے کے خلاف ایک پورا مسلک بنالیا۔بلکہ اپنے نام اور نسبت بھی الگ الگ قائم کر کے بالکل ہی ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے۔چار مذہب بالکل جداگانہ اور ایک دوسرے سے محض بے گانہ قائم ہوگئے۔ہر ایک مذہب کی کتابیں بھی الگ الگ لکھ لی گئیں اور انہی کے اصول وفروع کی علیحدہ علیحدہ جامد تقلید شروع ہوگئی۔بلکہ ان مذاہب نے اتنی ترقی کی کہ جس طرح دین اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرنے پر دینی سزا ہوتی ہے۔اسی طرح ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے کے اختیار کرنے پر بھی سزا مقرر کر دی گئی۔چنانچہ حنفی مذہب کی کتاب درمختار کتاب التعزیر میں ہے:**ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر** (یعنی جو حنفی شافعی بن جائے،اسے سزا دی جائے تعزیر لگائی جائے) حنفی مذہب کی فقہ کی کتاب قنیہ میں ہے:**لیس للعامی ان یتحول من مذهب ویستوی فیه الحنفی و الشافعی** ۔(یعنی عام آدمیوں کو ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف گھومنا نہ چاہیے اس میں حنفی شافعی برابر ہیں)

الغرض جس طرح اسلام کے بعد یہودی نصرانی بننے پر سزا ہوتی ہے۔اسی طرح حنفی کو شافعی بننے پر اور شافعی کو حنفی بننے پر سزا کا فتویٰ دے دیا گیا۔شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ۸۰۱ھ میں سلطان ناصر نوح فرح بن برقوق کے زمانے میں کعبۃ اللہ کو بھی چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، کے نام سے چار جداگانہ مصلے چار جہتوں میں قائم ہوگئے اور مسلمانوں میں ہاں ہاں ان مسلمانوں میں جنہیں آج سے آٹھ سو برس پہلے ایک مرکز پر جمع کیا گیا تھا۔چار مورچے قائم ہوگئے بلکہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے ایک مرکز کے بھی چار ٹکڑے کر کے اسلامی وحدت کو کثرت سے،اتفاق کو اختلاف سے،یگانگت کو بیگانگت سے،یکجہتی کو چار جہتی سے،ایک دین کو چار مذہبوں سے بدل دیا اور خوشی خوشی اس پر جم گئے۔ہر ایک دل میں یہ جذبہ اٹھنے لگا۔ایک ایک کان میں یہ صور پھونکا جانے لگا کہ ہمارا مذہب یہ ہے اور اس کا یہ ہے۔اب دنیا میں سب سے بڑا جرم یہ ہو گیا کہ کوئی شخص اپنی نسبت رسول خدا ﷺ کی طرف کر کے اپنے تئیں محمدی ﷺ کہلائے اور مسلّے مسائل کو براہ راست قرآن وحدیث سے لے۔**فلیبک علی الاسلام من کان باکیا**۔اے آنکھ تجھ میں جتنے آنسو ہیں وہ سب اسلام کے نام لیواؤں پر بہا دے پھر بھی میرے دل کا رنج کم نہ ہوگا۔یہ مسلم بات ہے کہ انسانی اصول جگہ جگہ ٹوٹتے ہیں۔عقلی گھوڑے بڑی بڑی ٹھوکریں کھاتے ہیں بدعتوں کے پاؤں نہیں ہوتے۔دین میں نئی بات ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ریشمی کپڑے میں ٹاٹ کا پیوند یا سونے کی تھالی میں لوہے کی میخ۔یہ چیز نہ نبھ سکی،ٹوٹ گئی اور زور سے ٹوٹی کہ اس کے ٹوٹنے کی آواز ایک ایک کان میں پہنچ گئی اور اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑے ایک ایک گھر میں گرے۔یہ ٹوٹی اور ایسی ٹوٹی کہ پھر نہ جڑ سکی اور نہ جڑ سکے گی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سنیے!

الگ الگ ایک ایک امام کی یا تو سب کی سب باتوں کا ماننا تقلید ہے یا کچھ باتوں کا ماننا اور کچھ باتوں کا چھوڑ دینا تقلید ہے۔ اگر آنکھیں بند کرکے بلا دلیل ایک امام کی تمام باتوں کو تسلیم کرلینے کا نام تقلید ہے۔ تو آپ یقین مانیے کہ روئے زمین پر مقلد کوئی نہیں اور اگر بعض باتوں کا ماننا باوجود بعض کو نہ ماننے کے تقلید ہے تو پھر باور کرلیجیے کہ تمام زمین پر غیر مقلد کوئی نہیں۔ پھر یہ افراتفری کیوں مچی ہوئی ہے؟ روزمرہ مقلدی، غیر مقلدی کے ناخوشگوار قصے کیوں چل رہے ہیں؟ تیر میر دنیا میں کیوں پھیلی ہوئی ہے؟ مسلمان کیوں آپس میں سر پھٹول کررہے ہیں؟ اگر مقلد ہیں تو سب اور اگر غیر مقلد ہیں تو سب۔ پس اتفاق واتحاد سے رہو سہو۔ صحابہ تابعین کی روش پر قائم ہوجاؤ، اور مل جل کر اسلام کی ترقی کی کوشش میں لگ جاؤ تفرقہ اندازوں کی ایک نہ سنو۔ اللہ کی عبادت اور رسول ﷺ کی اطاعت میں مشغول ہوجاؤ۔

سنو!

اگر کسی حنفی کو یہ اختیار ہے کہ وہ حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کی کسی بات کو نہ مانے اس کے خلاف عمل عقیدہ رکھ کر پھر بھی وہ حنفی ہی رہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ اختیار دوسروں سے سلب کرلیا جائے؟ انہیں آزادی نہ دی جائے؟ وہ اگر امام صاحب ؒ کے کسی مسئلہ کو چھوڑ دیں تو ان کے خلاف قیامت قائم کردی جائے اور غیر مقلد غیر مقلد کہہ کہہ کر سر پھٹول، جدر چھول اور عدالت کھنچول تک نوبت پہنچے۔ دلوں میں بغض، بیر پیدا کرکے نفرت وحقارت کے جذبات ابھار دیے جائیں اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر طرفین کی طاقت آپس میں خرچ کردی جائے۔ کفر کے گولے برسائے جائیں اور اس سے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا جائے اور بجائے اس کے کہ: اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ ایک دوسرے پر آپس میں سختی کی جائے میل جول توڑے جائیں، رشتے ناطے ملے بگاڑے جائیں، اور اللہ کے بندوں پر زمین تنگ کردی جائے۔

اب سنیے!

حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے: **ویکرہ صوم ستۃ من شوال عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ متفرقا کان او متتا بعا وعن ابی یوسف کراھتہ متتابعا لامتفرقا لکن عامۃ المتاخرین لم یروا بہ بأسا ھکذا فی البحر الرائق والا صح انہ لابأس بہ کذا فی محیط السرخسی وتستحب الست متفرقۃ کل اسبوع یومان کذا فی الظھیریہ فی فصل الاوقات التی یکرہ فیھا الصوم ویستحب** یعنی امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں خواہ وہ پے در پے ہوں خواہ الگ الگ ہوں اور امام ابویوسف کے نزدیک پے در پے ہوں تو مکروہ ہیں، ہاں الگ الگ ہوں تو مکروہ نہیں۔ لیکن عام متاخرین اس میں کوئی ہرج نہیں دیکھتے بحرالرائق میں اسی طرح ہے اور زیادہ صحیح بھی یہی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ محیط سرخی میں اسی طرح ہے۔ یہ چھ روزے جداگانہ مستحب ہیں۔ ہر ہفتے میں دو دن کرکے، اسی طرح ہے ظہیریہ کی اس فصل میں جس میں ان وقتوں کا ذکر ہے جن میں روزے رکھنا مکروہ اور مستحب ہے۔

برادران:

اصلی عبارت مع صحیح ترجمہ کے آپ کے سامنے ہے، کسی مزید حاشیے کی ضرورت نہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ

(۱) امام صاحب ؒ کے نزدیک شش عید کے روزے رکھنے مکروہ ہیں۔

(۲) اس کی تقلید نہ کرکے امام صاحب ؒ کے چوٹی کے شاگرد امام ابویوسف ؒ فرماتے ہیں کہ لگاتار نہ رکھے بلکہ متفرق طور پر مہینہ بھر میں چھ روزے پورے کردے یعنی ان کے نزدیک جائز ہیں۔

(۳) پچھلے فقہا عام طور پر اس طرف ہیں کہ ان روزوں کے رکھنے میں کوئی ڈر خوف نہیں۔

(۴) صاحب کتاب کے نزدیک بھی زیادہ صحیح یہی قول ہے۔

(۵) پھر ایک صورت یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو روزے رکھے، یوں شوال کے تین ہفتوں میں یہ چھ روزے رکھ لے۔

(۶) ساتھ ہی فقہ کا اختلاف بھی ظاہر ہے بحرالرائق میں کچھ ہے، محیط سرخسی میں کچھ ہے اور ظہیریہ میں کچھ ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الغرض اگلے پچھلے حنفیوں نے مل کر امام صاحب ؒ کے قول کو اس مسئلہ میں نہیں مانا اور اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ آج کل حنفیوں کا عمل بھی امام صاحب ؒ کے اس فتویٰ کے بالکل خلاف ہے وہ سب شش عید کے روزوں کو جائز اور کارثواب جانتے ہیں اور اکثر لوگ رکھتے بھی ہیں۔ حالانکہ امام صاحب ؒ اسے مکروہ بتلاتے ہیں اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب مکروہ کو مطلق کہا جائے تو مراد حرمت ہوتی ہے پس شش عید کے روزے حضرت امام صاحب ؒ کے نزدیک حرام، اور مقلدین حنفی مذہب کے نزدیک کارثواب۔ بے شک حدیثوں میں بھی یہی ہے۔ یہ روزے ثابت ہیں اور کارثواب ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے: **من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر.** یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے رمضان کے روزوں کے بعد چھ روزے شوال کے بھی رکھ لیے تو گویا اس نے سارا زمانہ روزے میں گزارا۔ طبرانی میں ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوایوب ؓ نے سوال کیا کہ کیا ہر دن کے روزے کے بدلے دس روزوں کا ثواب؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ نسائی وغیرہ میں ہے کہ رمضان کا ثواب دس مہینے کے روزوں کا اور ان چھ روزوں کا ثواب دو مہینے کے روزوں کا۔ اوسط طبرانی کے روایت میں پے در پے لگا تار ان روزوں کے رکھنے پر یہ ثواب ہے۔ اسی کتاب میں ہے کہ ان روزوں کا رکھنے والا اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا۔

پس جس طرح یہاں امام صاحب ؒ کے فرمان کے خلاف حدیث پا کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں کہیں۔ قول امام، حدیث رسول ﷺ کے خلاف پایا جائے ترک کر دیا جائے۔ تو آج یہ سب جھگڑے رگڑے دور ہو جائیں اور مسلمان پھر مل بیٹھیں اور پھر وہی اگلا اتفاق واتحاد پیدا ہو جائے اور پھر وہی ترقی کی روح پرور ہوائیں چلنے لگیں اور ہماری دین ودنیا سنور جائے۔ مسلمانو! یہی فرمان حضرت امام صاحب ؒ کا ہے۔ یہی وصیت ان کی ہے۔ فرماتے ہیں: **اتركوا قولي بخبر الرسول.** (میری بات کو حدیث کے مقابلے پر چھوڑ دو) فرماتے ہیں: **ان توجه لكم دليل فقولوا به** (درمختار) مطلب یہ کہ تمہیں جب میرے قول کے خلاف کوئی دلیل مل جائے تو تم وہی کہو جو دلیل سے ثابت ہو) یہی وجہ تھی کہ خود امام صاحب ؒ کے شاگردوں نے آپ کی مخالفت کی، آپ کی باتوں کو نہ مانا، جس بات کو خلاف دلیل یعنی خلاف قرآن وحدیث دیکھا۔ اسے علی الاعلان ترک کیا۔ چنانچہ تہائی مذہب میں انہوں نے امام صاحب ؒ کی مخالفت کی جیسے کہ شامی میں ہے: **فحصل المخالفة من الصاحبين في نحو ثلث المذهب.** یعنی حضرت ابویوسف ؒ اور محمد ؒ جو امام صاحب ؒ کے چوٹی کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے بھی ایک تہائی مذہب میں حضرت امام صاحب ؒ کا خلاف کیا۔ الغرض امام صاحب کے مسائل کو جبکہ وہ خلاف قرآن وحدیث ہوں، چھوڑ دینا اگر غیر مقلد ہو جانا اور امام صاحب ؒ کے دشمن بن جانا ہے تو یہ وہ جرم ہے جس میں حنفی، اہل حدیث دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اگر اسی کا نام امام صاحب ؒ کی محبت اور ان کی تقلید ہے تو ان کے کل مسائل کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لیا جائے، ان کے ایک ایک فرمان کو شریعت کے مسائل کا درجہ دیا جائے تو اس معنی میں نہ حنفیوں میں کوئی حنفی ہے نہ اہل حدیثوں میں کوئی حنفی ہے، ہم سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور کشتی کا رخ ایک طرف ہے پس للہ جھگڑے بکھیڑے چھوڑ دو اور ایک ہو کر بیٹھو۔ ہاں اگر کسی نے آپ کے کانوں میں یہ افسوں پڑھ کر پھونک دیا ہو کہ اہل حدیث اماموں کے دشمن ہیں۔ وہ اماموں اور مجتہدوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ ان کی توہین وحقارت کرتے ہیں۔ ان سے بغض وبیر رکھتے ہیں تو سنو اور کان کھول کر سنو، خود سنو اور دوسروں کو بھی سنا دو کہ اہلحدیث اس شخص کو ملعون ومطرود، اللہ کی رحمت سے دور اور شیطان کا ساتھی سمجھتے ہیں جو ائمہ دین ومحدثین سے بغض وبیر رکھے۔ ان کے حق میں برے الفاظ کہے۔ انہیں حقارت اور توہین سے یاد کرے ان کا دشمن ہو۔

آؤ اے اہل حدیثو اور اے حنفیو:

مل جل کر حضرت امام ابوحنیفہ ؒ کے اس فرمان پر کاربند ہو جاؤ جو حنفی مذہب کی معتبر کتاب شامی میں موجود ہے کہ: **اذا صح الحديث فهو مذهبي.** یعنی صحیح حدیث شریف میں جو ہو وہی میرا مذہب ہے۔

☆............☆............☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com